JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 15, Issue: 02, January – Jun 2022

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

ای کامرس میں بیع قبل القبض کی صورتیں

Forms of Pre-sale (Baye Qabl al-Qabd) in E-commerce

Muhammad Shahid Naeem Khan
MS Shari'ah (AIOU Islamabad)

Prof. Dr. Moh-yud-din Hashmi
Dean F/O Arabic and Islamic Studies AIOU Islamabad.

Abstract

There are discussed the forms of pre-sale (baye qabl al-qabd) related to e-commerce in this research paper. Exchanging of goods, services and information using the internet is called e-commerce. There are various forms of pre-sale (baye qabl al-qabd) in e-commerce, e.g. (1) Selling shares in e-commerce before possession (2) Pre-possession / pre-registry buying and selling of property in e-commerce (3) Pre-sale (baye qabl al-qabd) in forex trading (4) Pre-sale (baye qabl al-qabd) in commodity market (5) Pre-sale (baye qabl al-qabd) in cryptocurrencies, etc. Contemporary scholars have different views on these cases, which give them flexibility and scope. The rules of Islamic Shari'ah about pre-sale (baye qabl al-qabd) will apply. However, due to the change in the custom (Urf) and forms of possession, the rules of Islamic Shari'ah have also changed in many cases. Also, Bayi salam (Advance Sale) and Bayi Istisna'a (sale of pre-manufactured) are the best alternatives to pre-sale (baye qabl al-qabd).

Keywords: *Shari'ah, e-commerce, pre-sale (baye qabl al-qabd).*

تمہید

جدید معاشی نظم اور کاروباری ہیئت کی جدید صورتوں کی وجہ سے جہاں انسان کو کافی سہولیات میسر ہوئیں وہیں پر اس کے لئے کئی مسائل نے بھی جنم لیا ہے۔ کاروبار کی یہ پیچیدگیاں کئی نوعیت کی ہیں۔ ان میں بنیادی نوعیت کی پیچیدگی جدید کاروباری نظم میں زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ عام عالمی نظام میں عمومی طور پر اور آن لائن کاروباری معاملات میں خصوصی طور پر پیچیدگیاں اور شرعی قباحتیں در آئی ہیں۔

ای کامرس کی تعریف

ای کامرس انگریزی زبان کے دو حروف Electronic اور Commerce کا مجموعہ ہے۔ جس کا مطلب ہے برقی تجارت۔ گویا کہ ای کامرس کی تعریف یہ ہو جائے گی: "کسی بھی چیز کی خرید و فروخت، خدمات اور معلومات کے تبادلے کو انٹرنیٹ کے ذریعے سرانجام دینے کا عمل ای کامرس (E-Commerce) کہلاتا ہے۔"[1] چونکہ یہ تحقیق بیع قبل القبض پر ہے اسی لئے اس تحقیق میں ای کامرس سے متعلق بیع قبل القبض کی صورتوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ویسے تو یہ صورتیں بہت زیادہ ہیں لیکن اس تحقیق کی تحدید کے پیش نظر ان کا دائرۂ کار درج ذیل صورتوں تک محدود رکھا گیا ہے:

(الف) شیئرز کی آن لائن خرید و فروخت
(ب) پراپرٹی کی آن لائن خرید و فرخت / رجسٹری وغیرہ
(ج) فاریکس ٹریڈنگ میں بیع قبل القبض
(د) کموڈیٹی مارکیٹ میں بیع قبل القبض
(ر) کرپٹو کرنسی کا روایتی کرنسی سے تبادلہ

(الف) ای کامرس میں شیئرز کی بیع قبل القبض

جدید کاروباری معاملات میں شیئرز کی خرید و فرخت ایک عام معمول بن چکا ہے۔ اسٹاک ایکسچینج آف لائن ہو یا پھر آن لائن ہو اس میں شیئرز کی خرید و فروخت کی دو صورتیں ہیں:

1۔ فوری سودے کے شیئرز 2۔ مستقبل سودے کے شیئرز

1۔ فوری سودے کے شیئرز

فوری سودوں میں شیئرز کی خرید و فروخت کا طریقہ کار یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی بھی کمپنی کے شیئرز خریدتا ہے تو اس کا اندراج فوراً ہی ATS میں ہو جاتا ہے۔ اس تبادلہ میں مشتری کو کم سے کم وقت شیئرز کی قیمت ادا کرنی ہوتی ہے۔ یہ دو دن کی مدت ہو سکتی ہے جس میں بائع کو شیئرز کی سپردگی دینی ہوتی ہے۔ شیئرز کی سپردگی سے مراد جس کمپنی کے شیئرز ہیں ان کے ریکارڈ میں وہ شیئرز CDC کے ذریعہ مشتری کے نام منتقل ہو جاتے ہیں۔ اب یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ مشتری شیئرز کو خریدنے کے بعد قبضہ سے پہلے کسی تیسری پارٹی کو بیچ سکتا ہے یا نہیں؟ اس حوالہ سے اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قبضہ سے قبل بیچ سکتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ قبضہ ضروری ہے یہ اختلاف اسٹاک ایکسچینج کے معاملات کی تفہیم پر مبنی ہے۔[2]

پہلا موئقف: اس حوالہ سے ایک موئقف یہ ہے کہ شیئرز کو کسی تیسری پارٹی کو بیچنا شرعاً جائز ہے کیونکہ شیئرز خریدنا ہی قبضہ ہے کیونکہ قبضہ کا مفہوم وسیع ہے۔ شیئرز مارکیٹ کا عرف ہے کہ محض بیع سے ہی شیئرز کے تمام حقوق مشتری کی طرف منتقل

ہو جاتے ہیں تو شرعاً جائز ہے کیونکہ قبضہ متحقق ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حقوق وضمان کا منتقل ہونا بھی فقہاء نے قبضہ میں شمار کیا ہے محض بیع سے ہی شیئرز کے حقوق، منافع اور رسک وغیرہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ بیع کرتا ہے تو درست ہو گی کیونکہ اس میں نہ **"ربح مالم یضمن"** کی خرابی لازم آ رہی ہے اور نہ ہی غرر والی خرابی پیدا ہو رہی ہے۔ اسی وجہ سے ان کی بیع قبل القبض درست ہو گی۔[3]

دوسرا موقف: دوسری رائے یہ ہے کہ خریداری کے فوراً بعد قبضہ مشتری کے نام منتقل نہیں ہوتا بلکہ سپردگی سے قبضہ متحقق ہو گا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ شیئرز کے حقوق والتزامات اگرچہ AST میں مندرج ہو جانے کے بعد مشتری کے نام منتقل ہو جاتے ہیں لیکن اس کو شرعی قبضہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ ان کی رائے کے مطابق شیئرز کے حقوق بیع کے فوراً بعد منتقل نہیں ہوتے بلکہ سی ڈی سی (CDC) کے ذریعہ مشتری کے نام سپردگی ہو جانے کے بعد قبضہ متحقق ہو گا۔ کیونکہ کہا گیا ہے کہ قبضہ سپردگی کا نام ہے۔[4]

2۔ مستقبل سودے کے شیئرز

مذکورہ تفصیلات جس طرح فوری سودے یعنی حاضر سودوں کے بارے میں ہے اسی طرح مستقبل کے سودوں کے بارے میں بھی ہے۔ جس طرح حاضر سودوں میں بغیر سپردگی کے ان کی بیع درست نہیں ہے اسی طرح مستقبل کے سودوں میں بھی ان پر قبضہ کیے بغیر ان کی بیع درست نہیں ہو گی۔ مستقبل کے سودوں کے احکام کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. اگر شیئرز بائع کی ملکیت میں نہیں ہیں اور وہ شارٹ سیل کے ذریعہ ان کو بیچ رہا ہے تو یہ **بیع ما لم یملک** ہونے کی وجہ سے ناجائز اور باطل ہے۔
2. اگر شیئرز بائع کی ملکیت میں ہیں اور ان کی سپردگی بھی لے چکا ہے اور مستقبل میں کسی تاریخ کے ذریعہ ایجاب وقبول کی تکمیل بھی کر رہا ہے جس کو مستقبل کا سودہ کہا جاتا ہے۔ لیکن بیع آج ہی ہو گی تو یہ **بیع مضاف الی المستقبل** ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔[5]

(ب) پراپرٹی کی آن لائن خرید و فروخت میں بیع قبل القبض / قبل از رجسٹری

جس طرح ای کامرس میں منقولی اشیاء کی خرید و فروخت کی جارہی ہے اسی طرح غیر منقولی اشیاء کی خرید و فروخت بھی کی جارہی ہے۔ غیر منقولی اشیاء میں مکانات، دکانیں، کمرشل و رہائشی پلاٹ اور زرعی زمینیں شامل ہیں۔ ای کامرس میں یہ کاروبار بھی زور پکڑتا جارہا ہے۔

پراپرٹی کی آن لائن خرید و فروخت میں قبضہ کی صورتیں

پراپرٹی کی آن لائن خرید و فروخت میں قبضہ کی چند صورتیں رائج ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ حسی قبضہ ۲۔ تخلیہ ۳۔ رجسٹری ۴۔ قبضہ بذریعہ وکالت ۵۔ انتقال ضمان

۱۔ حسی قبضہ

پراپرٹی کی آن لائن خرید و فروخت میں حسی قبضہ کی صورتی یہ ہوتی ہے کہ مشتری حسی طور پر جاکر اپنی خرید کردہ جائیداد پر قبضہ کرے۔ ایسی صورت میں پلاٹ وغیرہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔

۲۔ تخلیہ

اشیائے غیر منقولہ میں بھی قبضہ کا تحقق "تخلیہ" سے حاصل ہو گا اور تخلیہ یہ ہے کہ مشتری اور مبیع کے درمیان حائل اور رکاوٹ کو بائع ختم کردے اس طور پر کہ اگر مشتری مبیع میں کوئی تصرف کرنا چاہے تو کر سکے۔ مثلاً؛ وہ پلاٹ بہت دور ہو یا پلاٹ پر تیسرے آدمی کا قبضہ ہو یا وہ بطورِ ضمانت بینک وغیرہ کے پاس بطورِ گروی کے پڑا ہو یا کوئی ایسی قانونی رکاوٹ ہو جو اس میں تصرف سے مانع ہو تو ایسی صورت میں تخلیہ نہ ہونے کی وجہ سے پلاٹ پر قبضہ متصور نہ ہو گا۔

جیسا کہ علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

> "وَالتَّخَلِّي وَهُوَ أَنْ يُخَلِّيَ الْبَائِعُ بَيْنَ الْمَبِيعِ وَبَيْنَ الْمُشْتَرِي بِرَفْعِ الْحَائِلِ بَيْنَهُمَا عَلَى وَجْهٍ يَتَمَكَّنُ الْمُشْتَرِي مِنْ التَّصَرُّفِ فِيهِ فَيُجْعَلُ الْبَائِعُ مُسَلِّمًا لِلْمَبِيعِ، وَالْمُشْتَرِي قَابِضًا لَهُ۔"[6]
>
> ترجمہ: تخلیہ یہ ہے کہ بائع مشتری اور مبیع کے مابین رکاوٹ کو ختم کر دے کہ مشتری کے لئے مبیع میں تصرف ممکن ہو جائے تو بائع مبیع کو حوالے کرنے والا بن جائے اور مشتری اس پر قبضہ کرنے والا بن جائے۔

۳۔ رجسٹری

اگر کوئی شخص اپنی مملوکہ زمین یا غیر منقولی جائیداد کسی کو فروخت کر دے اور مشتری کے نام سے رجسٹری بھی کرادے تو موجودہ قانون میں مشتری زمین کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ بائع نے اس کو زمین حوالہ کرکے اس پر قابض نہ بنایا ہو۔ لیکن شرعاً صرف رجسٹری کو قبضہ قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ رجسٹری کے ساتھ تخلیہ نہ بھی کیا گیا ہو کیونکہ زمین کی رجسٹری بسا اوقات شرعاً ملک بھی نہیں مانی جاسکتی۔ جیسا کہ بہت سے لوگ ٹیکس سے بچنے یا دیگر مجبوریوں کی وجہ سے زمین کا بیع نامہ کسی اور کے نام کرادیتے ہیں۔ لہٰذا شرعی طور پر صرف زمین کی رجسٹری کو قبضہ نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تخلیہ بھی ضروری ہوگا۔ 7

۴۔ قبضہ بذریعہ وکالت

اگر مشتری کسی وکیل کے ذریعے قبضہ کروالے تو بھی شرعاً قبضہ سمجھا جائے گا۔ وہ وکیل کوئی بھی ہو سکتا ہے چاہے وہ بائع ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح مشتری کو تصرف کا حق حاصل ہوگیا۔

۵۔ انتقال ضمان

قبضہ کی ایک صورت انتقال ضمان بھی ہے کیوں قبضہ کا مقصد بھی ضمان (Risk) کا منتقل کرنا ہے۔ اسی طرح بیع قبل القبض کے عدم جواز کی وجہ بھی ضمان کا عدم انتقال ہے۔ اگر ضمان منتقل ہو جائے تو قبضہ کی ضرورت نہیں رہتی اسی طرح بیع قبل القبض بھی جائز ہو جائے گی بلکہ وہ حقیقت میں بیع قبل القبض نہیں رہے گی کیونکہ اس میں حکمی طور پر قبضہ ہو چکا ہے۔

اشیائے غیر منقولہ میں قبضہ کے تعلق سے بیع اور ہبہ کے درمیان فرق

اشیائے غیر منقولہ میں قبضہ کے تعلق سے بیع اور ہبہ کے درمیان فرق ہے وہ یہ ہے کہ زمین کی بیع بلا قبضہ تام ہو جاتی ہے۔ لیکن ہبہ تام ہونے کی لئے ضروری ہے کہ ہبہ کرنے والا، موہوبہ شے کو موہوب لہ کے حوالہ کر دے اور اس پر اس کو مالک و قابض بنادے اور خود اس سے لاتعلق ہو جائے۔ علامہ شامی کا قول ہے:

> **"وَتَتِمُّ الْهِبَةُ بِالْقَبْضِ الْكَامِلِ وَلَوْ الْمَوْهُوبُ شَاغِلًا لِمِلْكِ الْوَاهِبِ لَا مَشْغُولًا بِهِ وَالْأَصْلُ أَنَّ الْمَوْهُوبَ إنْ مَشْغُولًا بِمِلْكِ الْوَاهِبِ مُنِعَ تَمَامُهَا، وَإِنْ شَاغِلًا لَا. فَلَوْ وَهَبَ جِرَابًا فِيهِ طَعَامُ الْوَاهِبِ أَوْ دَارًا فِيهَا مَتَاعُهُ، أَوْ دَابَّةً عَلَيْهَا سَرْجُهُ وَسَلَّمَهَا كَذَلِكَ لَا تَصِحُّ۔"8**

> ترجمہ: اور ہبہ مکمل قبضہ سے ہی تکمیل پاتا ہے اگرچہ موہوب لہ ہبہ کرنے والے کی ملکیت پر قبضہ کرنے والا بن جائے، نہ یہ کہ وہ ابھی اس کے زیر قبضہ ہو۔ اور اصل تو یہ ہے کہ موہوبہ شے اگر ہبہ کرنے والے کی ملکیت میں ہو تو ہبہ مکمل نہیں ہوتا اور اگر اس کے زیر استعمال نہ ہو تو وہ ہبہ کی تکمیل میں مانع نہیں۔ اگر وہ کوئی ایسا تھیلا ہبہ کرے جس میں ہبہ کرنے والے کا کھانا ہو یا ایسا گھر ہبہ کرے جس میں اس کا سامان ہو، یا کوئی گدھا ہبہ کرے جس پر اس کی زین ہو اور وہ سلامت ہو، تو یہ ہبہ بھی اسی طرح صحیح نہیں ہو گا۔"

ای کامرس میں اشیائے غیر منقولہ کی بیع قبل القبض کا حکم

ای کامرس میں غیر منقولی اشیاء کو قبضہ کی مذکورہ اور ممکنہ اقسام کے تحقق کے بغیر بیچ دینا بیع قبل القبض کہلائے گا۔ احناف کے نزدیک اشیائے غیر منقولہ جیسے زمین جائیداد وغیرہ میں قبضہ کے بغیر بیع جائز ہے۔ اس میں منقولات کی طرح قبضے کی شرط نہیں ہے، اشیائے غیر منقولہ کی رجسٹری قبضہ کے حکم میں نہیں ہو گی، بلکہ تخلیہ سے ہی قبضہ ہو گا۔ لیکن زمین کی رجسٹری سے قبل مشتری اس زمین کو بیچ سکتا ہے کیونکہ اشیائے غیر منقولہ میں بیع قبل القبض جائز ہے۔ جیسا کہ علامہ علاء الدین حصکفی فرماتے ہیں:

> **"صح بيع عقار لا يخشى هلاكه قبل قبضه من بائعه لعدم الغرر لندرة هلاك العقار۔"[9]**
>
> ترجمہ: کسی پراپرٹی کو بیچنا درست ہے کہ بیچنے والے کے قبضے سے قبل جس کی ہلاکت کا اندیشہ نہ ہو، کیونکہ یہاں غرر نہیں پایا جا رہا جو کہ جائیداد کی ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے۔

(ج) فاریکس ٹریڈنگ اور کموڈیٹی میں بیع قبل القبض

فاریکس انگریزی کے لفظ "فارن ایکس چینج" کا مخفف ہے۔ یہ ایک ایسی تجارت ہے جس میں ایک ملک کی کرنسی کے بدلے دوسرے ملک کی کرنسی کی آن لائن خرید و فروخت ہوتی ہے۔ آن لائن فاریکس ٹریڈنگ تین طرح کی بیوع کا کاروبار ہے:

(1)۔ ایک ملک کی کرنسی کی بیع دوسرے ملک کی کرنسی سے

(2)۔ ایک ملک کے سونے کی بیع کسی بھی کرنسی سے

(3)۔ ایک ملک کے تیل کی بیع کسی بھی کرنسی سے

ان کرنسیوں میں مختلف ممالک کی کرنسیاں شامل ہیں حتیٰ کہ کرپٹو کرنسیاں بھی اس تجارت کا حصہ بن چکی ہیں قطع نظر اس کے کہ ان کا لین دین شرعی اور قانونی طور پر کیا حیثیت رکھتا ہے؟ لہٰذا کرنسی کی آن لائن تجارت اور بیع قبل القبض کی صورتوں کے حوالہ سے تین نظریات ہیں:

پہلا نظریہ: جب اکاؤنٹ میں اندراج قبضہ ہوا تو ایک ملک کی کرنسی دوسرے ملک کی کرنسی سے خریدنا، بیچنا جائز ہے کیونکہ یہ بیع صرف نہیں، لہٰذا بدلین کا **تقابض فی المجلس** ضرور نہیں، احد البدلین پر قبضہ کافی ہے اور مختلف جنس کی کرنسیوں کے تبادلے میں تفاضل بھی جائز ہے، کیونکہ عاقدین میں سے ہر ایک کی متعلقہ کرنسی اس کے اکاؤنٹ میں درج ہوگی جو حکمی قبضہ ہے لہٰذا کرنسی کی بیع در بیع میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ "بیع صرف" نہیں، لہٰذا تقابض بدلین ضروری نہیں، احد البدلین پر قبضہ کافی ہے اور یہاں قبضہ پایا جارہا ہے، کیونکہ اکاؤنٹ ہولڈر کے کھاتے میں رقم درج ہوتی ہے جس پر وہ مالکانہ تصرف کا حق رکھتا ہے۔ لہٰذا اکاؤنٹ میں رقم کا اندراج قبضۂ حکمی ہے تو کرنسی کی بیع در بیع میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہدایہ میں ہے:

> **"و من اشترى شيئاً ينقل و يحول لم يجز بيعه حتى يقبضه (لأنه ﷺ نهى عن بيع ما لم يقبض) و لأن فيه غرر انفساخ العقد على اعتبار الهلاك۔"[10]**
>
> ترجمہ: اور جس نے کوئی ایسی شے خریدی جسے نقل کیا جاسکے اور تحویل میں بھی لیا جاسکے تو اس کی بیع قبل القبض جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مالم یقبض سے منع فرمایا ہے اور اس لئے بھی کہ اس میں ہلاکت کی وجہ سے عقد فسخ ہونے کا غرر پایا جارہا ہے۔

دوسرا نظریہ: جہاں تک اس بیع میں قبضہ کی بات ہے تو اس حوالے سے درج ذیل باتیں قابل غور ہیں:

1. اگرچہ قبضۂ حقیقی نہیں ہے مگر قبضۂ حکمی سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اکاؤنٹ ہولڈر کے کھاتے میں رقم درج ہوتی ہے جس پر اسے مالکانہ تصرف کا اختیار ہوتا ہے اور جواز بیع کے لیے اس طرح کا قبضہ بھی کافی ہے۔
2. انفساخ عقد کا اندیشہ وہاں ہوتا ہے جہاں مبیع ذاتی طور پر متعین ہو۔ اور یہاں مبیع کرنسی ہے جو ذاتی طور پر متعین نہیں۔ ملک کی کرنسی ہزاروں کی تعداد میں موجود ہے کسی فرد معین کے ہلاک ہونے سے فسخ عقد کا دھوکہ بالکل بھی نہیں ہے اس لیے بعد کی بیع در بیع بھی جائز ہو گی۔

3. یہاں پہلی بیع جو بیع کے مالک و قابض کی جانب سے ہوتی ہے اس میں بیع پر حقیقۃً قبضہ متحقق ہے۔ اور اس کے بعد کے عقود بیع در بیع میں اگرچہ حقیقۃً قبضہ نہیں پایا جاتا مگر خریدار کو اس پر مالکانہ تصرف حاصل ہو جانے کی وجہ سے شے بیع حکماً مقبوض کے درجے میں آجاتی ہے۔ اور جواز بیع کے لیے اس طرح کا قبضہ بھی کافی ہے۔[11]

تیسرا نظریہ: ایک ملک کی کرنسی دوسرے ملک کی کرنسی سے آن لائن خریدنا بیچنا ناجائز ہے، خواہ وہ قبل القبض ہو یا بعد القبض۔ جواز کا کوئی حیلہ تلاش کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے کیونکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ بعض حضرات کو یہ اشتباہ ہوا کہ آیا فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسی کے شیئرز خریدے اور بیچے جاتے ہیں یا کرنسی کے بدلے کرنسی خریدی اور بیچی جاتی ہے؟ لیکن دونوں صورتوں میں یہ خرید و فروخت ناجائز ہی ہے۔

معلومات کے مطابق فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسی کی بیع کرنسی سے نہیں ہوتی بلکہ کرنسیوں کے صرف شیئرز خریدے اور بیچے جاتے ہیں اور کرنسیوں کے شیئرز نہ مال ہیں اور نہ ان کی کوئی قیمت اور نہ ہی وہ موجود۔ اس لیے کہ شیئرز نہ مال ہیں، نہ ان کی کوئی قیمت بلکہ وہ فرضی اور معدوم شے ہیں اور مبیع بننے کے لیے ضروری ہے کہ مال ہو اور متقوم بھی ہو تبھی اس کی بیع جائز ہوتی ہے ورنہ معدوم چیز کی بیع، بیع باطل ہوتی ہے جو کہ ناجائز ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار میں ہے: "**و بطل بيع ما ليس في ملكه لبطلان بيع المعدوم؛ إذ من شرط المعقود عليه: أن يكون موجودا مالا متقوما مملوكا في نفسه۔**"[12] ترجمہ: ایسی چیز کی بیع کرنا جو بائع کی ملکیت میں نہ ہو تو معدوم کی بیع کے بطلان کی وجہ سے وہ بیع باطل ہے، جب معقود علیہ چیز سے متعلق یہ شرط ہو کہ وہ موجود ہو اور مال متقوم ہو، فی نفسہ بائع کی ملکیت میں ہو۔

بہار شریعت میں ہے:

> "معدوم کی بیع باطل ہے مثلاً دو منزلہ مکان دو شخصوں میں مشترک تھا ایک کا نیچے والا تھا دوسرے کا اوپر والا، وہ گر گیا، یا صرف بالاخانہ گرا، بالاخانہ والے نے گرنے کے بعد بالاخانہ بیع کیا یہ بیع باطل ہے کہ جب وہ چیز ہی نہیں بیع کس چیز کی ہوگی اور اگر بیع سے مراد اس حق کو بیچنا ہے کہ مکان کے اوپر اس کو مکان بنانے کا حق تھا یہ بھی باطل ہے کہ بیع مال کی ہوتی ہے اور یہ محض ایک حق ہے مال نہیں اور اگر بالاخانہ موجود ہے تو اس کی بیع ہو سکتی ہے۔"[13]

(د) کموڈیٹی مارکیٹ میں بیع قبل القبض

ایک کامرس میں خرید و فروخت کی ایک صورت کموڈیٹی مارکیٹ کی بھی ہے جس میں غذائی اجناس اور قیمتی معدنیات مثلاً؛ سونا، چاندی، مائعات، پٹرولیم مصنوعات، کوئلہ اور گیس وغیرہ کی آن لائن تجارت ہوتی ہے۔ کموڈیٹی مارکیٹ، فاریکس ٹریڈنگ سے اس طور پر مختلف ہے کہ اس میں جن اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے وہ عام ضرورت کی چیزیں ہوتی ہیں جن کو بنیاد بنا کر تجارت کرنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ اس حوالے سے محققین کی چار آراء سامنے آئیں:

پہلی رائے: جس صورت میں سونا اور تیل پر بائع کا حقیقۃً قبضہ پایا جائے اس صورت میں ان کی آن لائن ٹریڈنگ جائز ہے اور جس صورت میں حقیقۃً قبضہ نہ پایا جائے اس صورت میں ان کی آن لائن ٹریڈنگ ناجائز ہے۔ کیونکہ منقول چیز کی بیع قبل قبضہ جائز نہیں اور سونا اور تیل منقول چیزیں ہیں۔[14]

دوسری رائے: قبل از قبضہ ان چیزوں کی آن لائن ٹریڈنگ جائز ہے اس صورت میں پہلی بیع جائز ہوگی جو سامان کے اصل مالک و قابض کی طرف سے ہوتی ہے مگر اس کے بعد بیع در بیع، بیع قبل القبض ہونے کی وجہ سے ناجائز ہونی چاہیے۔ لیکن مجلس شرعی کے چوبیسویں فقہی سیمینار میں بیع قبل القبض کے تعلق سے جو فیصلہ ہوا اس سے پتا چلتا ہے کہ آج کل بیع در بیع قبل القبض کا جو رواج آن لائن ہے وہ جائز و درست ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ آن لائن جو سامان خریدے جاتے، پھر ہاتھ میں آنے سے پہلے ہی بار بار خریداروں کی طرف سے بیچے جاتے ہیں۔ ان کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ پہلی بیع جائز و صحیح ہے جو سامان کے اصل مالک و قابض کی طرف سے ہوتی ہے اور اس کے بعد خریداروں کی بیع در بیع قبضہ سے پہلے ہونے کی وجہ سے بادی النظر میں ناجائز ہے۔

چنانچہ ہدایہ میں ہے:

> **"و من اشتری شیئاً ینقل و یحول لم یجز بیعه حتی یقبضه (لأنه ﷺ نہی عن بیع ما لم یقبض) و لأن فیه غرر انفساخ العقد علی اعتبار الهلاك۔"[15]**
>
> ترجمہ: اور جس نے کوئی ایسی شے خریدی جسے نقل کیا جاسکے اور تحویل میں بھی لیا جاسکے تو اس کی بیع قبل القبض جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسول للہ ﷺ نے بیع مالم یقبض سے منع فرمایا ہے اور اس لئے بھی کہ اس میں ہلاکت کی وجہ سے عقد فسخ ہونے کا غرر پایا جارہا ہے۔

رد المحتار میں ہے:

> **"قال في الفتح : الأصل أن كل عقد ينفسخ بہلاک العوض قبل القبض، لم يجز التصرف في ذلك العوض قبل قبضه كالمبيع في البيع والأجرة إذا كانت عينا في**

> **الإجارة و بدل الصلح عن الدين إذا كان عينا لا يجوز شيء من ذلك، ولا أن يشرك فيه غيره"**[16]
>
> ترجمہ: صاحب فتح القدیر نے فرمایا: اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہر عقد قبضہ سے قبل عوض کی ہلاکت کے سبب فسخ ہو جاتا ہے۔ قبضہ سے پہلے اس عوض پر تصرف جائز نہیں ہے۔ جیسے عقد بیع میں مبیع اور عقد اجارہ میں اجرت جب کوئی معین چیز ہو اور دین سے متعلق صلح کا بدل جب کوئی معین چیز ہو۔ تو ان میں سے کوئی بھی چیز جائز نہیں اور نہ ہی ان میں کوئی دوسری چیز شریک کی جائے گی۔

مگر یہ حکم ایسی بیع کا ہے جو جنس، نوع، ذات ہر لحاظ سے متعین ہو جیسا کہ فتح القدیر کے الفاظ "**اذا کانت عیناً** "اور "**إذا کان عیناً** "شاہد ہیں وجہ یہ ہے کہ "**غرر انفساخِ عقد به هلاک بیع**" کی علت اسی صورت میں پائی جاتی ہے۔ ہدایہ کی عبارت "**اشتری شیئاً**" میں "**شیئاً**" سے مراد "**شیئاًعیناً**" ہے یعنی معین چیز، اور وہ معین چیز فرد ہے، نہ کہ نوع۔[17]

علاوہ ازیں حالات وواقعات شاہد ہیں کہ آن لائن کسی چیز کو خریدنے کے بعد خریدار اس میں تصرف مالکانہ پر قادر ہو جاتا ہے وہ چاہے تو اس پر قبضہ کر کے اپنے استعمال میں لائے یا کسی کو نذر یا ہبہ کر دے یا بیچ دے۔ اس پر تصرف سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی تو یہ "حکماً مقبوض" ہے اور بیع کے جواز کے لیے یہ بھی کافی ہے بشرطے کہ بائع کی طرف سے کوئی فریب یا خیانت نہ ہو۔[18]

تیسری رائے: قبضہ کی صورت میں ان چیزوں کی آن لائن ٹریڈنگ ماہر وغیر ماہر سب کے لیے جائز ہے اور عدم قبضہ کی صورت میں ماہر کے لیے جائز اور ناتجربہ کار کے لیے ناجائز ہے۔[19]

چوتھی رائے: جائز ہے، اس لیے کہ آن لائن اشیاء کی بیع وشراء میں خریدار کو بیع پر تصرف کا حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ چاہے تو اسے قبضہ کر کے اپنے کام میں لائے یا بیع وہبہ کر دے۔ البتہ یہ کاروبار اسی کے لیے جائز ہے جسے اس میں مہارت ہو ورنہ اپنا مال ضائع کرنا ہو گا اور یہ ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے:

> "کبوتر ہلے ہوئے کہ صبح کو اڑائے جاتے ہیں اور شام کو گھر پلٹ آتے ہیں ان کی غیبت میں بیع صحیح ہے کہ رجوع مرجوع ہے تو قدرت علی التسلیم حکماً حاصل ہے، یونہی جب بینہ عادلہ موجود ہے تو ڈگری ملنے کی قوی امید ہے، تو یہاں بھی قدرت حکمیہ حاصل اور یہی بس ہے۔"[20]

ردالمحتار میں ہے: "**و ما لا ینفسخ بهلاك العوض فالتصرف فيه قبل القبض جائز**"[21] ترجمہ: اور عقد عوض کے ہلاک ہونے کے سبب فسخ نہیں ہوتا، پس اس میں قبل القبض تصرف جائز ہے۔

سونا اور تیل کی آن لائن ٹریڈنگ ماہر کے لیے جائز ہے بشرطیکہ نفع کا حصول مظنون ہو اور غیر ماہر کے لیے ناجائز۔ تو جو لوگ اس میدان کے آدمی ہیں فاریکس کی تجارت کے نشیب و فراز سے بھلی بھانت واقف ہیں اور ان کے لیے نفع کا حصول مظنون ہو تو جائز ہے لیکن ان لوگوں کے لیے جن کے پاس سرمایہ بہت کم اور اس کاروبار کے اتار چڑھاؤ سے پوری طرح واقف نہیں ہیں تو ان کے لیے سونا اور تیل کی آن لائن ٹریڈنگ جائز نہیں ہے۔ [22]

(د) کریپٹو کرنسی (Cryptocurrency) میں بیع قبل القبض

عصر جدید نے جس طرح عالمی معیشت کو فروغ دیا ہے، کریپٹو کرنسی (ورچوئل کرنسی) کا رجحان عالمی مارکیٹ میں بڑھتا جارہا ہے۔ عالمی معاشی نظام میں کریپٹو کرنسی کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس وقت عالمی مارکیٹ میں کئی طرح کی ڈیجیٹل کرنسیاں موجود ہیں۔

کریپٹو کرنسی کی تعریف

کریپٹو کرنسیوں کو ڈیجیٹل یا ورچوئل کرنسیاں بھی کہا جاتا ہے۔ کریپٹو کرنسی کیا ہے؟ اس کی مختلف تعریقات کی گئی ہیں۔ انٹر نیشنل مونیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) کے نزدیک اس کی تعریف یوں ہے:

> "VCs are digital representations of value, issued by private developers and denominated in their own unit of account." [23]
>
> "ورچوئل کرنسیاں قیمت کا ہندسوں میں اظہار ہیں جنہیں نجی ڈویلپرز جاری کرتے ہیں اور ان کی اپنی اکائی میں ان کا اظہار ہوتا ہے۔"

یورپ کا مرکزی بینک اس کی تعریف یوں کرتا ہے:

> "A virtual currency is a type of unregulated, digital money, which is issued and usually controlled by its developers, and used and accepted among the members of a specific virtual community."[24]
>
> ترجمہ: ورچوئل کرنسی ایک قسم کی غیر منظم، ڈیجیٹل رقم ہے، جو جاری کی جاتی ہے اور عام طور پر اس کے ڈویلپرز کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے، اور کسی مخصوص ورچوئل کمیونٹی کے ممبروں میں استعمال اور قبول کیا جاتا ہے۔

ورچوئل کرنسیوں میں چار خصوصیات پائی جاتی ہیں:

1. انہیں عام افراد جاری کرتے ہیں۔

2. اشیاء کی قیمت کا پیمانہ ہوتی ہے۔
3. اس کا حسی وجود نہیں ہوتا بلکہ یہ ہندسوں کی شکل میں ہوتی ہے۔
4. اس کا استعمال برقی ذرائع اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔

یہ خصوصیات استقرائی ہیں اور کسی اور ورچوئل کرنسی میں کسی خاصیت کی کمی یا اضافہ ممکن ہے۔ ورچوئل کرنسیاں سافٹ ویئر اور کمپیوٹر پروگرام کی مدد سے بنتی ہیں اور استعمال ہوتی ہیں۔ لفظ ورچوئل اصطلاحی لفظ ہے اور اردو میں بھی ترجمہ کرنے کے بجائے اسے "اورچوئل" ہی کہاجاتا مناسب معلوم ہوتا ہے۔[25]

ورچوئل کرنسیوں کا حکم شرعی

کرپٹو کرنسیوں کی بیع کے لئے شرعاً مبیع و ثمن ہونے کی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ لہٰذا ہم اس کے مبیع و ثمن ہونے کی شرائط کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

چند شرائط مبیع و ثمن کی مشترکہ شرائط ہیں جو کہ یہ ہیں:

1۔ مال متقوم ہونا

کسی بھی شے کے مبیع یا ثمن بننے کے لئے شرط اول ہے کہ وہ شے مال ہو اور وہ بھی مال متقوم ہو۔ ورچوئل / کرپٹو کرنسی کی جانب لوگ مائل ہوتے ہیں اور اسے جمع کر کے مستقبل کے لئے رکھا بھی جا سکتا ہے اور مال کی تعریف (Definition) بھی یہی ہے:

> "لوگ اس کی طرف مائل ہوں اور اسے ضرورت کے وقت کیلئے جمع کر کے رکھنا ممکن ہو"۔ جیسا کہ فقہ کی معتبر کتب "بحر الرائق" اور "فتاوی شامی" وغیرہ میں ہے۔[26]

اگر ورچوئل کرنسی کے بارے میں دیکھا جائے تو یہ اس طرح مال کی تعریف میں بھی داخل ہے کیونکہ اس کی افادیت کے پیش نظر لوگ اس کی جانب مائل بھی ہوتے ہیں اور اسے مستقبل کے لئے جمع کرنا بھی ممکن ہے نیز اس سے نفع بھی لیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا یہ ثمن و مبیع کی اس شرط پہ بھی پورا اترتی ہے۔

2۔ معلوم ہونا

کسی چیز کا ثمن و مبیع بننے کے لئے اس کا اس قدر معلوم ہونا شرط ہے کہ نزاع نہ ہو۔[27] کرپٹو کرنسی میں یہ شرط بھی پائی جاتی ہے چاہے اسے ثمن بنایا جائے یا مبیع دونوں صورتوں میں اس کی جنس و قدر معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً: ایک بٹ کوئن یا پانچ ایتھیریم وغیرہ۔[28]

3۔ ملکیت میں ہونا

کسی چیز کے ثمن و مبیع بننے کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ چیز بائع کی اور ثمن (اگر کوئی متعین چیز ہو تو) مشتری کی ملکیت میں ہو۔ [29] البتہ اگر ثمن زر ہو تو وہ متعین نہیں ہوتا بلکہ وہ مشتری کے ذمہ ہوتا ہے۔ جس چیز پر لوگوں کا بطور زر تعامل ہو تو وہ زر کہلاتی ہیں۔ کرپٹو کرنسیاں زر کی صفات سے متصف ہوتی ہیں اور متعین نہیں ہوتیں بلکہ مشتری کے ذمہ ہوتی ہیں۔ نیز کرپٹو کرنسیاں کسی نہ کسی کی ملکیت میں آنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہیں۔ [30]

4۔ موجود ہونا

مبیع کا بوقتِ بیع کا وجود ہونا شرط ہے یعنی وہ معدوم نہ ہو اور نہ ہی اس کے معدوم ہونے کا امکان ہو۔ البتہ ثمن کا وجود ضروری نہیں کیونکہ بیع میں مقصود اصلی ثمن نہیں بلکہ مبیع ہے جبکہ ثمن مقصود کے حصول کا ذریعہ ہے۔ [31] کرپٹو کرنسی کا بہر حال وجود ہوتا ہے، جبکہ اس کا معدوم ہونے سے مراد ابھی مائننگ کے مراحل سے گزرنے سے پہلے ہوتا ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی مائننگ کے بعد ہی ہوتی ہے نا کہ پہلے۔

5۔ مقدور التسلیم ہونا

ثمن و مبیع کا مقدور التسلیم ہونا ضروری ہے یعنی ایسی حالت میں ہو کہ بائع مبیع کو مشتری کے اور مشتری ثمن کو بائع کے سپرد کرنے کے قابل ہو۔ [32]

کرپٹو کرنسیاں ایک دوسرے کے اکاؤنٹ میں منتقل کی جاسکتی ہیں اور انہیں انٹرنیٹ کے ذریعے منتقل کیا جاسکتا ہے، لہٰذا ان میں یہ شرط بھی پائی جاتی ہے۔

6۔ بائع کے قبضہ میں ہونا (یہ شرط صرف مبیع کے لئے خاص ہے)

مبیع کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مبیع بوقتِ بیع بائع کے قبضہ میں ہو۔ کرپٹو کرنسی جب کسی شخص کے اکاؤنٹ (ویلیٹ) میں موجود ہوتی ہے تو وہ اسی کے قبضہ میں ہوتی ہے کیونکہ اسے اس پر مالکانہ تصرف کا حق حاصل ہوتا ہے۔ چاہے تو اسے خرچ کرے، چاہے تو اسے کسی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دے، کسی کو بیچے یا ہبہ کر دے۔ جیسا کہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا کی مجلس شرعی نے اپنے 24ویں فقہی سیمینار میں ایک اجتہادی فیصلہ کیا ہے:

> "بینک اکاؤنٹ میں رقم کی موجودگی قبضہ حکمی تصور کی جائے گی۔" [33]

لہٰذا کرپٹو کرنسی میں مبیع کی یہ شرط بھی پائی گئی ہے، پس کرپٹو کرنسی نہ صرف ثمن بن سکتی ہے بلکہ مبیع بھی بن سکتی ہے اور کرپٹو کرنسی ثمن اصطلاحی کا درجہ بھی رکھتی ہے۔

(ر) کرپٹو کرنسیوں میں بیع قبل القبض کی صورتیں

کرپٹو کرنسی میں ظاہر ہے قبضہ حسی کی صورتیں تو پائی نہیں جا سکتیں کیونکہ کہ یہ بذات خود ایک غیر حسی کرنسی ہے بلکہ کرپٹو کرنسی میں قبضہ حکمی یا قبضہ عرفی کی صورت کا متحقق ہونا ممکن ہے۔ چونکہ کرپٹو کرنسی کے حصول کے لئے ایک ڈیجیٹل وائلیٹ اکاؤنٹ درکار ہوتا ہے، لہٰذا وائلیٹ اکاؤنٹ میں ہی اس کا منتقل ہونا ہی قبضہ حکمی ہے۔ البتہ اس کرنسی کی نوعیت کے اعتبار سے اسے قبضہ حقیقی کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ بذات خود اس کرنسی کا حقیقی یا حسی وجود تو ہے ہی نہیں بلکہ یہی اس کا اصلی وجود ہے۔ اس کرنسی میں بیع قبل القبض کی صورتوں کا پایا جانا تو شاذونادر ہی ممکن ہے، البتہ اس کی درج ذیل صورتیں ممکن ہیں:

1. ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی بروکر کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت کا کسی سے معاملہ کرے اور اس سے چند سکوں کا سودا طے کرے۔ جس کی قیمت خریدار سے وصول کر لے اور اس کرپٹو کرنسی کے سکوں کی ضمانت کے طور پر کوئی ٹوکن (ICO) یا ضمانتی لیٹر جاری کر دے۔ اور وہ گاہک آگے اسی ٹوکن یا ضمانتی لیٹر کو فروخت کر دے، اس طرح یہ کرنسی خریدار کے قبضہ میں آنے سے پہلے ہی فروخت ہو جائے گی۔

نیز ٹوکن کی صورت میں بیع باطل و فاسد کی صورتیں پائی جاتی ہیں یعنی کرنسی ابھی وجود میں نہیں آئی جبکہ اس کی فروخت پہلے کر دی گئی، لہٰذا یہ غرر کی صورت بھی بنتی ہے کہ معدوم چیز کی بیع ہوئی۔ نیز مبیع کا حوالے کرنا ابھی تک ایک غیر یقینی صورت ہے۔

2. دوسری صورت فاریکس ٹریڈنگ والی ہے کہ فاریکس ٹریڈنگ میں عموماً ٹریڈرز چند منٹوں میں ہی مختلف روایتی اور کرپٹو کرنسیوں کا لین دین کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ فاریکس پلیٹ فارم پر قائم کردہ اکاؤنٹ کے ذریعے ہی تجارت کرتے ہیں جس میں عموماً ان کا اکاؤنٹ امریکی ڈالرز میں ہی بنایا جاتا ہے۔ لہٰذا وہ جو بھی کرپٹو کرنسی خریدتے ہیں وہ ان کے وائلیٹ اکاؤنٹ میں منتقلی نہیں ہوتی جو صرف کرپٹو کرنسی کے لئے خاص ہوتا ہے، بلکہ وہ ان کے وائلیٹ اکاؤنٹ میں آئے بغیر ہی آگے فروخت ہو جاتی ہے۔ اس سے ایک یہ شبہ بھی جنم لیتا ہے کہ فاریکس ٹریڈنگ میں ہونے والی کرپٹو کرنسی کی تجارت کے پیچھے کوئی کرپٹو کرنسی موجود نہیں ہوتی بلکہ اس کے پیچھے صرف ایک اچنبھا ہی ہوتا ہے۔ جبکہ درحقیقت یہ غرر و قمار کی تجارت ہوتی ہے۔ **و اللہ اعلم بالصّوابِ۔**

نوٹ: کریپٹو کرنسی میں قبضہ اور بیع قبل القبض کی صورتوں کا تعلق فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسی کی خرید و فروخت سے متعلقہ قبضہ اور بیع قبل القبض کی صورتوں سے ہے۔ ان صورتوں کا ذکر فاریکس ٹریڈنگ کے بیان میں کافی تفصیل کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا تکرار مواد اور مقالہ کو طوالت سے بچانے کی غرض سے ان صورتوں کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ نیز ابھی اس پر علماء کی تحقیقات جاری ہیں، لہٰذا اس کے جواز و عدم جواز پر کچھ کہنا قبل از وقت ہو گا۔

خلاصہ بحث

انٹرنیٹ کے ذریعے کی جانے والی خرید فروخت، خدمات اور معلومات کے تبادلہ کو ای کامرس کہا جاتا ہے۔ ای کامرس میں بیع قبل القبض کی مختلف صورتیں ہیں، مثلاً؛ (الف) ای کامرس میں شیئرز کی بیع قبل القبض (ب) پراپرٹی کی آن لائن خرید و فروخت میں بیع قبل القبض / قبل از رجسٹری (ج) فاریکس ٹریڈنگ اور کموڈیٹی میں بیع قبل القبض (د) کموڈیٹی مارکیٹ میں بیع قبل القبض (ر) کریپٹو کرنسیوں میں بیع قبل القبض کی صورتیں وغیرہ۔ ان صورتوں سے متعلق معاصر علماء کی مختلف آراء ہیں جن کے باعث لچک اور گنجائش موجود ہے۔

نتائج تحقیق

جہاں تک بیع قبل القبض کے احکام کا تعلق ہے تو وہ تو بعینہ لاگو ہوں گے۔ البتہ قبضہ کا عرف اور صورتیں بدلنے کے باعث کافی چیزوں میں بیع قبل القبض کے احکام بھی بدل چکے ہیں۔ اکثر معاملات میں قبضہ حکمی پائے جانے کے باعث بیع قبل القبض کا وجود نہیں رہتا۔ نیز بیع سلم اور بیع استصناع بھی بیع قبل القبض کا بہترین متبادل ہیں۔

سفارشات

پاکستان میں ای کامرس کے فروغ، اس کے نفاذ اور اس سے ملحق خدشات سے بچنے کے لئے اس تحقیق کے توسط سے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ ای کامرس پر قانون سازی کا عمل جلد سے جلد مکمل کر کے ای کامرس کو نافذ العمل کیا جائے۔
۲۔ ای کامرس میں تجارت کے عمل کو آسان ترین اور ہر عام و خاص شخص کی رسائی کے قابل بنایا جائے۔
۳۔ ای کامرس کے میدان میں سکولوں، کالجوں اور جامعات کی سطح پر کورسز اور پروگرامز کا اجراء کروایا جائے۔
۴۔ ای کامرس پر زیادہ سے زیادہ تحقیقات کروائی جائیں، اور اس پر تحقیق کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

References/حوالہ جات

1. Turban, Efraim, *Electronic Commerce* (A Managerial and Social Networks Perspective) 8th Edition, (London, Springer Cham Heidelberg New York Dordrecht), P: 07.

2۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، **اسلام اور جدید معیشت و تجارت**، (کراچی، مکتبہ معارف القرآن، طبع جدیدہ، 1995ء) ص: 57، 62۔

Osmani, Mufti Muhammad Taqi, *Islam aur Maeeshat o Tijarat*, (Karachi, Maktab Ma'arif-ul-Qur'an, New Edition, 1995) p: 57, 62.

3۔ قاسمی، قاضی مجاہد الاسلام (م: 2001ء)، **جدید فقہی مباحث**، (کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، 2009ء)، 16: 108۔

Qasmi, Qazi Mujahid-ul-Islam (d. 2001), *Jadeed-e-Fiqh Mubahis*, (Karachi, Adarat-ul-Quran wal-Uloom-ul-Islamiya, 2009), 16: 108.

4۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، **ماہنامہ البلاغ**، (کراچی، اگست 2015ء)، فتوی نمبر 47/803۔

Osmani, Mufti Muhammad Taqi, *Monthly Al-Balagh*, (Karachi, August 2015), Fatwa No. 47/803

5۔ عصمت اللہ رحمت، ڈاکٹر، **زر کا تحقیقی مطالعہ شرعی نقطہ نظر سے**، (کراچی، ادارۃ المعارف، طبع جدید، ستمبر 2007ء) ص: 435۔

Ismatullah Rehmat, Doctor, *Zar ka Tahqiqi Mutala'a Shari Nuqta e Nazar Say*, (Karachi, Idara tul Ma'arif, New Edition, September 2007), p: 435.

6۔ الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الحنفی (م: 587ھ)، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1406ھ) ج 5: ص 244۔

Al-Kasani, Aladdin Abu Bakr ibn Mas'ud ibn Ahmad ibn Al-Hanafi (d. 587 AH), *Badaai al-Sana'a fi Tarteeb Al Sharaai*, (Beirut, Dar Al-Kitab Al-Ilamiyyah, 1406 AH), v 5 p: 244.

7۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، **فقہ البیوع**، (کراچی، مکتبۃ المعارف، 2015ء) 1: 405

Osmani, Mufti Muhammad Taqi, *Fiqh al-Buyou*, (Karachi, Maktaba tul Ma'arif, 2015 AD) 1: 405.

8۔ الشامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (م: 1252ھ)، **رد المحتار علی الدر المختار**، (بیروت، دار الفکر، الثانیۃ، 1412ھ-1992ء)، 8: 452۔

As-Shami, Muhammad Amin ibn Umar ibn Abd al-Aziz Abidin al-Damishqi al-Hanafi (d. 1252 AH), *Rad dul-Muhtar Alad-Dur-al-Mukhtar*, (Beirut, Dar-al-Fikr, 2nd Edition AH), 8: 452.

9۔ الحصکفی، علاء الدین، محمد بن علی بن محمد الحِصنی (م: 1088ھ)، **الدر المختار**، (بیروت، دار الفکر، طبع ثانیہ، 1412ھ)، 5: 271۔

Al-Hasakafi, Ala ud-din, Muhammad ibn Ali ibn Muhammad al-Hisni (d. 1088 AH), *Al-Dar al-Mukhtar*, (Beirut, Dar al-Fikr 2nd edition, 1412 AH), 5: 271.

10۔ المرغینانی، برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی (م: 593ھ)، **الھدایہ**، (مبارک پور، مجلس البرکات، انڈیا، س۔ن) 3: 58

Al-Murghinani, Burhanuddin Abu Al-Hasan Ali Ibn Abi Bakr Ibn Abdul Jalil Al-Farghani (d. 593 AH), Al-*Hidaya*, (Mubarakpur, Majlis Al-Barakat, India), 3:58.

11۔ **ماہنامہ اشرفیہ**، (مبارک پور، جامعہ اشرفیہ، انڈیا خصوصی شمارہ جنوری 2019ء)، شمارہ 1، جلد 43، ص: 36۔

Monthly Ashrafia, (Mubarakpur, Jamia Ashrafia, India, Edition 1, Special Edition January 2019), Volume 43 Page: 36.

12۔ الشامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (م: 1252ھ)، **رد المحتار علی الدر المختار**، (بیروت، دار الفکر، الثانیۃ، 1412ھ-1992ء)، 5: 58

As-Shami, Muhammad Amin ibn Umar ibn Abd al-Aziz Abidin al-Damishqi al-Hanafi (d. 1252 AH), *Rad dul-Muhtar Alad-Dur-al-Mukhtar*, 5:58

13۔ اعظمی، مفتی محمد امجد علی (م: 1367ھ)، **بہار شریعت**، (کراچی، مکتبۃ المدینہ، 2010ء)، 697:2۔

Azami, Mufti Muhammad Amjad Ali (d. 1367 AH), *Bahar e Shari'at*, (Karachi, Maktab tul Madinah, 2010) 2: 697.

14۔۔ **ماہنامہ اشرفیہ**، (مبارک پور، جامعہ اشرفیہ، انڈیا خصوصی شمارہ جنوری 2019ء)، شمارہ 1، جلد 43، ص: 42

Monthly Ashrafia, (Mubarakpur, Jamia Ashrafia, India, Edition 1, Special Edition January 2019), Volume 43, p:42

15۔ المرغینانی، برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی (م: 593ھ)، **الھدایہ**، (مبارک پور، مجلس البرکات، انڈیا، س۔ن)، 58:3

Al-Murghinani, Burhanuddin Abu Al-Hasan Ali Ibn Abi Bakr Ibn Abdul Jalil Al-Ferghani (d. 593 AH), *Al-Hidaya*, (Mubarakpur, Majlis Al-Barakat, India), 3:58

16۔ الشامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (م: 1252ھ)، **رد المحتار علی الدر المختار**، (دیوبند، مکتبہ نعمانیہ، س۔ن)، 181:4

As-Shami, Muhammad Amin ibn Umar ibn Abd al-Aziz Abidin al-Damishqi al-Hanafi (d. 1252 AH), *Rad dul-Muhtar Alad-Dur-ril-Mukhtar*, (Deoband, Maktaba Noumaniya) 4: 181.

17۔ **ماہنامہ اشرفیہ**، شمارہ 1، جنوری 2019ء، جلد 43 ص: 42۔

Monthly Ashrafia, Edition 1, January 2019, Volume 43 p: 42

18۔ **ماہنامہ اشرفیہ**، شمارہ 12، جنوری 2017ء، جلد 41 ص: 16۔

Monthly Ashrafia, Edition 12, December 2017, Volume 41, p: 16.

19۔ **ماہنامہ اشرفیہ**، شمارہ 1، جنوری 2019ء، جلد 43 ص: 42۔

Monthly Ashrafia, Edition 1, January 2019, Volume 43 p: 42

20۔ بریلوی، امام احمد رضا خان قادری (م: 1921)، **فتاویٰ رضویہ** (تخریج شدہ)، (لاہور، رضا فاؤنڈیشن، 2008ء) 82:17۔

Barelvi, Imam Ahmad Raza Khan Qadri (d. 1921), *Fatwa Rizviyah* (Excerpted), (Lahore, Raza Foundation 2008 AD), 17:82.

21۔ الشامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (م: 1252ھ)، **رد المحتار علی الدر المختار**، (دیوبند، مکتبہ نعمانیہ، س۔ن)، 370:7۔

As-Shami, Muhammad Amin ibn Umar ibn Abd al-Aziz Abidin al-Damishqi al-Hanafi (d. 1252 AH), *Rad dul-Muhtar Alad-Dur-ril-Mukhtar*, (Deoband, Maktaba Nomania)7: 370

22۔ **ماہنامہ اشرفیہ**، شمارہ 1، جنوری 2019ء، جلد 43 ص: 42۔

Monthly Ashrafia, Volume 43, Edition 1, Special Edition January 2019, p: 42.

23. *Virtual Currencies and Beyond: Initial Considerations*, (International Monetary Fund (IMF) Staff Disscussion, 2016 Web Edition), p: 7
https://www.imf.org/external/pubs/ft/sdn/2016/sdn1603.pdf Accessed on 23-01-2020
24. *Virtual Currency Schemes*, (European Central Bank 2015, Web Edition) , p: 13
https://www.ecb.europa.eu/pub/pdf/other/virtualcurrencyschemesen.pdf Accessed on 23-01-2020

25۔ محمد اویس پراچہ، **ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت**، (کراچی، مقالہ برائے تخصص فی الفقہ المعاملات المالیہ جامعۃ الرشید، 2018ء، ویب ایڈیشن)، ص: 20

Muhammad Owais Paracha, *Virtual Currenciyon Ki Shari Haisiyat*, (Karachi, Thesis for Takhassus fil Fiqh Al Ma’amlat Al Maliyah, Jamia tur Rasheed, 2018, Web edition), p: 20 https://archive.org/download/BESTUBOOKSVCSH/VIRTUAL_CURRENCY_KI_SHARI_HAISIYAT.pdf Accessed on 23-01-2020

26۔ الشامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (م: 1252ھ)، **ردالمحتار علی الدر المختار**، 7: 8

As-Shami, Muhammad Amin ibn Umar ibn Abd al-Aziz Abidin al-Damishqi al-Hanafi (d. 1252 AH), *Rad dul-Muhtar Alad-Dur-ril-Mukhtar*, 7: 8

27۔ الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد بن الحنفی (م: 587ھ)، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، 5: 146

Al-Kasani, Aladdin Abu Bakr ibn Mas'ud ibn Ahmad ibn Al-Hanafi (d. 587 AH), *Badaai al-Sana’a fi Tarteeb Al Sharaai*, 5: 146

28۔ محمد اویس پراچہ، **ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت**، ص: 238

Muhammad Owais Pracha, *Virtual Currunciyon Ki Shari Haisiat*, p: 238

29۔ الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد بن الحنفی (م: 587ھ)، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، 5: 146

Al-Kasani, Aladdin Abu Bakr ibn Mas'ud ibn Ahmad ibn Al-Hanafi (d. 587 AH), *Badaai al-Sana’a fi Tarteeb Al Sharaai*, 5: 146

30۔ محمد اویس پراچہ، **ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت**، ص: 238

Muhammad Owais Pracha, *Virtual Currunciyon Ki Shari Haisiat*, p: 238

31۔ الشامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (م: 1252ھ)، **ردالمحتار علی الدر المختار**، 4: 501

As-Shami, Muhammad Amin ibn Umar ibn Abd al-Aziz Abidin al-Damishqi al-Hanafi (d. 1252 AH), *Rad dul-Muhtar Alad-Dur-ril-Mukhtar*, 4: 501

32۔ الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد بن الحنفی (م: 587ھ)، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، 5: 147

Al-Kasani, Aladdin Abu Bakr ibn Mas'ud ibn Ahmad ibn Al-Hanafi (d. 587 AH), *Badaai al-Sana’a fi Tarteeb Al Sharaai*, 5: 147

33۔ **ماہنامہ اشرفیہ**، شمارہ 12، جنوری 2017ء، جلد 41 ص: 46

Monthly Ashrafia, Edition 12, December 2017, Volume 41, p: 16.